اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی .... ایک جائزہ

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

(قسط نمبر ۶ گزشتہ سے پیوستہ)

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داریوں، کارکردگی اور کاوشوں سے عدم واقفیت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اس کونسل کا فائدہ کیا ہے؟......اور اب تک اس نے کون سا ایسا کام کیا ہے جو ملک وقوم کے مفاد میں ہو یہ تو ہمیشہ اختلافی مسائل پر ہی رائے زنی کرتی ہے......وغیرہ وغیرہ..........
زیر نظر معلومات سے اندازہ ہوگا کہ کونسل نے تدوین قوانین کے حوالہ سے کس قدر محنت کی ہے اور علمی و تحقیقی بحث وتمحیص کے بعد اپنی سفارشات مرتب کر کے دی ہیں۔اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ برسوں میں جو کام کئے ان میں سے ایک وفاقی قوانین کا جائزہ بھی ہے۔ ہر چند کے 1973 کے آئین کے آرٹیکل ۲۲۷ تا ۲۳۱ میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ: تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔

اس کے باوجود دھڑا دھڑ ایسے قوانین بنائے گئے اور اب بھی بنائے جا رہے ہیں جو خلاف احکامِ اسلامی ہیں، ذیل میں ہم بعض ان قوانین کا ذکر کر رہے ہیں جو قیام پاکستان سے بھی قبل کے ہیں مگر ہمارے ہاں نافذ ہیں اور بعض ۱۴۔اگست ۱۹۷۳ تک مختلف اوقات میں بنے اور نافذ ہوئے۔مگر کوئی ان بے لگام اسمبلیوں کو روکنے والا نہیں اگر کوئی ادارہ اس کی نشاندہی کرتا ہے تو اسی کو ہدفِ تنقید بنایا جاتا ہے۔اسلامی نظریاتی کونسل اب تک ایسے بے شمار قوانین پر نظر ثانی کر کے سفارشات پیش کر چکی ہے۔مگر اسمبلیوں نے ان سفارشات کا تا حال کوئی نوٹس نہیں لیا...... ہے کوئی ان سے پوچھنے والا؟ **پاکستان کی مسلم عوام، عوامی جماعتیں اور بالخصوص مذہبی جماعتیں اگر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی واقعتاً حامی ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ وہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے اپنا اثر ورسوخ اور قوت صرف کریں، اور ان قوانین میں اسمبلیوں سے ترامیم کروائیں جن کی نشاندہی کونسل کر چکی ہے اور جن کا متبادل بھی پیش کیا جا چکا ہے۔**

ذیل میں کونسل کے نظر ثانی شدہ چند مزید آرڈیننس/قوانین پیشِ خدمت ہیں۔

۱۰۰۔سماجی بہبود کی رضا کارانہ ایجنسیاں (اندراج وانضباط) آرڈیننس ۱۹۶۱ء

۱۵۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کاروائی نہیں ہوسکتی جواس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کاارادہ رکھتا ہو۔"

اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتا جوکسی کی جان مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدودنقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۱)

۱۰۱۔پاکستان ادارہ معیارات (نشانات کی تصدیق) آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس آرڈیننس کی دفعہ ۱۹ میں کہا گیا ہے کہ:

"۱۹۔وفاقی حکومت یا ادارہ، یا وفاقی حکومت/ادارہ کے ماتحت کام کرنے والے کسی (p.84) شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جواس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قاعدہ یا ضابطہ کی تعمیل میں کیا ہو یا کرنے کاارادہ رکھتا ہو۔"

اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتا جوکسی کی جان مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدودنقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۱)

۱۰۲۔میڈیکل وڈینٹل کونسل آرڈیننس ۱۹۶۲ء

اس کی دفعہ ۳۲ میں کہا گیا ہے کہ:

"۳۲۔حکومت، کونسل یا اس کی کسی کمیٹی یا افسر یا ملازم کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ استغاثہ یادیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جواس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کاارادہ رکھتا ہو۔"

اسلام ریاست یاسرکاری حکام کے ایسے افعال کوتحفظ نہیں دیتا جوکسی کی جان مال یا آبرو کے لئے

ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے ۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۰۳۔ادارہ بندرگاہ اراضیات وعمارات (قبضہ کی واپسی)

آرڈیننس ۱۹۶۲ء

اس کی دفعہ ۱۰ میں کہا گیا ہے کہ

''۱۰۔ادارہ بندرگاہ یا کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ،نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۰۴۔ملٹری کالج آف انجنیئرنگ رسالپور (اسناد) آرڈیننس ۱۹۶۲ء

(p.85) اس کی دفعہ ۱۲ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۲۔آرڈیننس ہذا کے تحت صادر کردہ حکم یا وضع کردہ قواعد یا ضوابط کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا،نیز کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ،نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد وضوابط کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۰۵۔پاکستان کالج برائے فزیشن وسرجن آرڈیننس ۱۹۶۲ء

اس قانون کی دفعہ ۱۸ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۸۔کالج کونسل یا کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۰۶۔میڈیکل وڈینٹل کونسل آرڈیننس ۱۹۶۲ء

اس کی دفعہ ۳۲ میں کہا گیا ہے کہ:

''۳۲۔حکومت، کونسل یا اس کی کسی کمیٹی یا افسر یا ملازم کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا (p.86) ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۰۷۔حق تصنیف آرڈیننس ۱۹۶۲ء

اس کی دفعہ ۱۵(۱) میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۵۔(۱) کوئی عدالت اس باب کی رو سے قابل تعزیر جرم میں مداخلت نہیں کرے گی جب تک وفاقی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں عمومی یا خاص حکم کے ذریعے مجاز کردہ افسر کی تحریری شکایت موصول ہو۔''

یہ دفعہ عدالتوں کو کسی جرم میں مداخلت کرنے سے روکتی ہے بجز آرڈیننس ہذا کے تحت مقرر کردہ افسر کی شکایت پر۔ کونسل کے مطابق ایسی پابندی متاثرہ شخص کو شکایت درج کرانے کی حق سے محروم کرتی ہے جس کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں۔ اس لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ میں ترمیم کردی جائے تاکہ یہ تضاد دور ہو جائے۔

اسی طرح اس کی دفعہ ۸۰ میں کہا گیا ہے کہ:

''۸۰۔ کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۱)

۱۰۸۔ چائے کے کھیتوں میں کام کرنے والے مزدور آرڈیننس ۱۹۶۲ء

اس کی دفعہ ۳۹ میں کہا گیا ہے کہ:

''۳۹۔ کوئی عدالت آرڈیننس ہذا کے تحت قابل تعزیر کسی جرم میں مداخلت نہیں کرے گی بجز جب چیف انسپکٹر یا اس کی طرف سے مجاز کردہ افسر اس بارے میں شکایت کرے (p.87) نیز مجسٹریٹ درجہ اول سے کمتر درجہ کی کوئی عدالت اس آرڈیننس کے تحت قابل تعزیر جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔''

یہ دفعہ عدالتوں پر کسی جرم کی سماعت کرنے پر پابندی لگاتی ہے جب تک آرڈیننس ہذا کے تحت مقرر کردہ افسر اس بارے میں شکایت پیش نہ کرے۔ کونسل کے مطابق ایسی پابندی متاثرہ شخص کو صدائے احتجاج بلند کرنے کے حق سے محروم کرتی ہے جس کی اسلام میں کوئی اجازت نہیں۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ اس تضاد کو دور کرنے کے لئے اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔

اسی طرح اس کی دفعہ ۴۱ میں کہا گیا ہے کہ

''۴۱۔ کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۰۹۔متاثرہ علاقہ جات (خصوصی اختیارات) آرڈیننس ۱۹۶۲ء

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۵ میں کہا گیا ہے کہ:

''۵۔کسی شخص کے خلاف کسی ایسے فعل کی بابت کوئی استغاثہ، مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جاسکے گی، جو اس نے دفعات ۳ اور ۴ کے تحت تفویض کردہ اختیارات کو بروئے کار لائے ہوئے یا جس کے متعلق یہ متصور ہو کہ اس نے دفعات ۳ اور ۴ کے تحت تفویض اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے کیا ہے، ماسوائے پیشگی اجازت کے۔

(الف) ایسی صورت میں جہاں کہ صوبائی حکومت کا مجسٹریٹ یا پولیس افسر ہو، اور

(ب) ایسی صورت میں جہاں کہ وفاقی حکومت، مسلح افواج کے افسر یا سول مسلح افواج کا افسر ہو۔''

آرڈیننس ہذا کا مذکورہ بالا دفعہ عدالتوں کو مجسٹریٹ، پولیس افسر یا مسلح افواج کے افسر کے قابل اعتراض افعال سے تشکیل پانے والے جرم کی سماعت کرنے سے روکتی ہے۔اسلامی نظریاتی کونسل کے نزدیک اس قسم کی پابندی متاثرہ شخص کو شکایت درج کرانے کے حق سے محروم کرتی ہے جو از روئے اسلام درست نہیں۔پس کونسل یہ تجویز کرتی ہے کہ اس تضاد کو دور کرنے کے لئے دفعہ میں ضروری ترمیم بروئے کار لائی جائے۔

۱۱۰۔بینکار کمپنیات آرڈیننس ۱۹۶۲ء

اس کی دفعہ ۹۴ میں کہا گیا ہے کہ:

''۹۴۔وفاقی یا صوبائی حکومت، سٹیٹ بینک یا حکومت/ بینک کے کسی افسر کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد، جاری کردہ حکم کی تعمیل میں کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یا ایسے نقصان کی بابت جو کسی فعل کے مذکورہ بالا طریقہ سے کرنے کے نتیجہ میں پہنچا ہو یا پہنچے کا امکان ہو، کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی''۔

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۱۱۔ایلو پیتھک طریق علاج (غلط استعمال کی روک تھام) آرڈیننس ۱۹۶۲ء

قانون ہذا کا مقصد ادویہ کے ایلو پیتھک نظام کے غلط استعمال کو روکنا اور طبی اسناد اور ڈپلومے کو استعمال کو باقاعدہ بنانا ہے۔

اس کی دفعہ ۱۰ کے مطابق قانون ادویات ۱۹۷۶ء کے تحت مقرر کردہ انسپکٹر کو کسی مجرم کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کا حق دیا گیا ہے۔کونسل کی رائے میں اگر کسی شہری کو پتہ چلے کہ کوئی غیر سند یافتہ ڈاکٹر حکمت کی پریکٹس کر رہا ہے تو اسے اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کرنے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔بہرحال فضول مقدمہ بازی سے بچنے کے لئے شہریوں کو یہ حق ملنا چاہئے کہ وہ پہلے انسپکٹر سے شکایت کریں۔اگر سرکاری افسر دو ماہ تک کوئی کارروائی نہ کرے تو شہریوں کو عدالت میں جانے کا حق ہونا چاہئے۔پس اس دفعہ میں ضروری ترمیم کردی جائے تاکہ عام شہری کو شکایت درج کرانے کا موقع مل سکے۔

اس ترمیم کی وجہ جواز یہ اصول ہے کہ ضرر کو دفع کرنا چاہئے۔(دیکھئے مجلّہ کی دفعہ ۳۱)

(p.89) اس کی دفعہ ۱۱ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۱۔کسی انسپکٹر یا شخص کے خلاف جو اس آرڈیننس کی دفعہ ۱۰ کے تحت نیک نیتی سے کام کر رہا ہو کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۱۳۔چائے کے کھیتوں میں کام کرنے والے مزدور آرڈیننس ۱۹۶۲ء

یہ قانون مزدوروں کی بہبود سے تعلق رکھتا ہے اور چائے کے کھیتوں میں کام کرنے والے محنت کشوں کی شرائط کار کو باضابطہ بناتا ہے۔اس کی دفعہ ۳۹ جرم میں مداخلت کرنے پر معمول کی پابندی عائد کرتی ہے۔کونسل کی رائے کا' جو پہلے جا چکی ہے' یہاں بھی اطلاق کرلیا جائے اور اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے یا اسے حذف کردیا جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۳)

۱۱۴۔سرکاری ملازمین (غیر ملکیوں کے ساتھ شادی کے)(ترمیمی) قواعد ۱۹۶۲ء

مذکورہ بالا قواعد میں نوٹیفکیشن نمبر ایس آر او ۴۹۷(۱)۸' مورخہ ۲۷مئی ۱۹۸۱ء کی رو سے ترمیم کی گئی ہے۔

اس ترمیم کے تحت سرکاری ملازم کی کسی غیر ملکی کے ساتھ شادی کو خلاف ضابطہ عمل (misconduct) قرار دیا گیا ہے جس پر ۱۹۷۳ء کے سرکاری ملازمین (صلاحیت ونظم وضبط) قواعد کے تحت کوئی بڑی سزا دی جاسکتی ہے جبکہ بھارت کے کسی مسلمان شہری کے ساتھ وفاقی حکومت کی پیشگی اجازت سے شادی کی اجازت دی گئی ہے۔

(p.90) بھارت کے کسی مسلمان اور غیر مسلم شہری کے درمیان یہ تفریق امتیازی ہے اور سورہ النساء کی آیت نمبر ۳ میں بیان کردہ نص قطعی کے منافی ہے۔

اس سلسلے میں کونسل کی رائے یہ ہے کہ یا تو غیر ملکی مسلمانوں کو ان کی قومیت کالحاظ کئے بغیر ملکی مسلمانوں کے برابر تسلیم کیا جائے یا ملک کی سلامتی کے وسیع تر مفاد میں سرکاری ملازمین کے ایک مخصوص طبقہ سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی شادی کو وفاقی حکومت کی پیشگی اجازت کے تابع کردیا جائے۔

۱۱۵۔چھاؤنیات تحدید کرایہ ایکٹ ۱۹۶۳ء

اس کی دفعہ ۳۱ میں کہا گیا ہے کہ:

''۳۱۔کسی کنٹرولر یا اس کے ماتحت کام کرنے والے کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ

رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۱۶۔امتناع فحش اشتہارات ایکٹ ۱۹۶۳ء

اس کی دفعہ ۱۰ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۰۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ،استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اورجان ومال کے تحفظ کی خاطراس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۱۷۔یونانی آیورویدک اورہومیو پیتھک معالجین ایکٹ ۱۹۶۵ء

(p.91)اس کی دفعہ ۴۱(۱) میں کہا گیا ہے کہ:

''۴۱۔(۱) کوئی عدالت قانون ہذا کے تحت کسی جرم میں مداخلت نہیں کرے گی ماسوائے جب وفاقی حکومت کے افسر مجاز کی طرف سے تحریری شکایت کی جائے۔''

یہ دفعہ عدالتوں کو کسی جرم میں وفاقی حکومت کے مجاز افسر کی طرف سے تحریری شکایت موصول ہوئے بغیر مداخلت سے روکتی ہے۔کونسل کی رائے میں ایسی پابندی متاثرہ شخص کو شکایت درج کرانے کے حق سے محروم کرتی ہے جس کی اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں۔اس لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ مذکورہ بالا تضاد دور ہوجائے۔

اسی طرح اس کی دفعہ ۴۵ میں کہا گیا ہے کہ:

''۴۵۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی کوئی استغاثہ،مقدمہ،یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی

جواس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد وضوابط کی تعمیل میں کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔"
اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان،مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۱۸۔ریز روسٹ(سول ملازمت میں بحالی) آرڈیننس ۱۹۶۵ء

اس کی دفعہ ۴ میں کہا گیا ہے کہ:
"۴۔قانون ہذا کے تحت صادر کردہ حکم یا کی گئی کارروائی کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔"
یہ ایک امتیازی دفعہ ہے جو متاثرہ شخص کو قانون ہذا کے تحت جاری کردہ حکم کو چیلنج کرنے سے روکتی ہے۔پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ متاثرہ شخص ایسے حکم کو عدالت میں چیلنج کرسکے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۱۹۔بجلی پر کنٹرول آرڈیننس ۱۹۶۵ء

اس کی دفعہ ۴ میں کہا گیا ہے کہ:
"۴۔زیر دفعہ ۲ صادر شدہ حکم کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا۔"
یہ ایک امتیازی دفعہ ہے جو مظلوم شخص کو قانون ہذا کے تحت جاری کردہ حکم کو چیلنج کرنے سے روکتی ہے۔پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس میں اس طریقے سے ترمیم کردی جائے کہ متاثرہ شخص کو شکایت درج کرانے کا حق حاصل ہوسکے۔

اسی طرح دفعہ ۵ کی ذیلی دفعات (۱) و (۲) میں کہا گیا ہے کہ:
"۵۔(۱) کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ،نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جواس نے آرڈیننس یا اس کے تحت صادر شدہ حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۲) وفاقی حکومت کے خلاف ایسے نقصان کی بابت کوئی مقدمہ،نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو نیک نیتی سے کئے گئے کسی فعل کے دوران پہنچا ہو یا پہنچنے کا امکان ہو۔"

☆حافظ علی تکبیر فالاحرام جماعة واکثر المکث فی المسجد وعود نفسك المبادرة للصلاة تنجد السرور.☆

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

علاوہ ازیں اس آرڈیننس کی دفعہ ۶ کہتی ہے کہ

''۶۔کوئی عدالت کسی ایسے جرم میں جو آرڈیننس ہذا کے تحت قابل تعزیر ہو، مداخلت نہیں کرے گی بجز وفاقی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں مقرر کردہ افسر کی تحریری رپورٹ موصول ہونے پر۔''

(p.93) یہ دفعہ عدالتوں کو جرم میں مداخلت سے روکتی ہے جب تک وفاقی حکومت کا مقرر کردہ افسر اس کی بابت تحریری رپورٹ پیش نہ کرے۔کونسل کے نزدیک یہ پابندی متاثرہ شخص کو اپنی حق تلفی کے خلاف چارہ جوئی کے حق سے محروم کرتی ہے۔جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔پس تجویز کیا جاتا ہے کہ اس عدم مطابقت کو دور کرنے کے لئے اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔

۱۲۰۔انضباط روزگار آرڈیننس ۱۹۶۵ء

اس کی دفعہ ۱۵ میں کہا گیا ہے کہ

''۱۵۔کسی فعل کی بابت جو آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کرنے کا ارادہ ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۲۱۔مرکزی حکومت اراضیات و عمارات (قبضہ کی واگزاری) آرڈیننس ۱۹۶۵ء

اس کی دفعہ ۱۱(۱) و (۲) میں علی الترتیب کہا گیا ہے کہ

''۱۱۔(۱) وفاقی حکومت کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کرنے کا ارادہ ہو، کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی۔

(۲) کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے

کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی مقدمہ نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔"

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۲۲۔لاگت شماری کرنے والے اور صنعتی حسابداران ایکٹ ۱۹۶۶ء

اس کی دفعہ ۳۱ میں کہا گیا ہے کہ:

"۳۱۔(p.94) وفاقی حکومت یا کونسل کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے قانون ہذا اس کے تحت کسی ضابطہ یا حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کرنے کا ارادہ ہو کوئی مقدمہ نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔"

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)...............(جاری ہے)

اہل علم و قلم کے لیے خوشخبری

اشاریہ ماہنامہ برہان دہلی

علمی، دینی، تحقیقی رسالے ماہنامہ برہان دہلی کے ۶۳ برس کے مجلات کا اشاریہ شائع ہوگیا

ملنے کا پتہ: اوراقِ پارینہ پبلشرز، لاہور 0321-4148570

کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور+ فضلی سنز، اُردو بازار، کراچی